شر انگیز'' کے چنگل میں پوری طرح پھنس چکے ہیں۔

مختار حسن نے ۱۹۹۲ء میں جو کچھ لکھا تھا' ایک عشرے کے تجربات کے بعد آج حکومت پاکستان اس بات کی تصدیق کر رہی ہے کہ ''افغانستان میں پاکستان کی دوست حکومت سے زیادہ کوئی معاملہ اہم نہیں''۔ (ص ۱۷۳)

ہمارے خیال میں اردو تو کیا انگریزی میں بھی افغانستان پر ایسی معلومات افزا کتاب نہیں لکھی گئی۔ مختار حسن نے جو کچھ لکھا وہ نہ صرف امور افغانستان پر ان کی مہارت کا ثبوت ہے بلکہ یہ تحریریں افغانستان' پاکستان اور پورے عالم اسلام کے ملی جذبات اور دھڑکنوں کی ترجمان ہیں۔ اس کتاب کا مطالعے کیے بغیر مسئلہ افغانستان کو اس کے صحیح تناظر میں سمجھنا آسان نہیں ہوگا۔ آخر میں چار اہم معاہدوں (معاہدہ جنیوا' معاہدہ پشاور' معاہدہ جلال آباد اور معاہدہ اسلام آباد) کا متن شامل ہے۔ کتاب اچھے معیار پر طبع کی گئی ہے۔ نقشوں اور مفصل اشاریے نے کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

دارالاسلام' ایک تحقیقی مطالعہ' ریحانہ قریشی۔ ناشر: اعلیٰ پبلی کیشنز' غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

مولانا مودودی نے حیدر آباد دکن سے ماہنامہ ترجمان القرآن کے ذریعے جس دعوت کا آغاز کیا' علامہ اقبال کے مشورے اور چودھری نیاز علی خاں مرحوم کے تعاون سے اس سلسلے میں پہلا ادارہ دارالاسلام (نزد پٹھان کوٹ) کے نام سے قائم ہوا۔ (دو تین سال کے بعد اسی تسلسل میں اگست ۱۹۴۱ء میں لاہور میں جماعت اسلامی کا قیام عمل میں آیا)۔

ریحانہ قریشی صاحبہ نے ادارہ دارالاسلام کی تاریخ کا ایک ''تحقیقی مطالعہ'' (سرورق) پیش کیا ہے۔ یہ مطالعہ ادارے کے بارے میں مطبوعہ اور منتشر لوازمے اور چند ایک مختصر مصاحبوں (انٹرویوز) کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے۔

مصنفہ نے اپنے تئیں خاص کاوش کی ہے جو اپنی جگہ لائق تحسین ہے' لیکن بعض باتیں کھٹکتی ہیں' مثلاً ایک جگہ بتایا گیا ہے کہ ۱۹۳۶ء کے آخری مہینوں میں چودھری نیاز علی خاں صاحب علامہ اقبال کے پاس جاوید منزل میں تشریف لائے (ص ۲۰)۔ آگے چل کر کہا گیا ہے کہ غالباً اگست ۱۹۳۵ء میں چودھری صاحب علامہ اقبال سے پہلی بار ملے--- اسی طرح ایک جگہ مولانا مودودی کے دارالاسلام پہنچنے کی تاریخ ۱۶ مارچ بتائی گئی ہے (ص ۲۴)۔ لیکن دوسری جگہ ۱۸ مارچ۔ ص ۲۴ پر کہا گیا ہے کہ مولانا: ''۱۶ مارچ ۱۹۳۸ء کو بطور سربراہ